REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

368

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱؍

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے ۸ آنے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲ روپے ۸ آنے

جلد ۳۸/۴ | جمعۃ المبارک ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۷۰ھ ۲۲ فتح ۱۳۲۹ ہش ۲۲ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۹۳

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۹ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر میں درد اور ضعف کی شکایت ہے اور گلے میں بھی تکلیف ہے۔

ربوہ۔ ۲۰ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی [illegible] اچھی ہے۔ لیکن گلے کی خرابی بہت زیادہ ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

پاکستان کے آئین کے متعلق
خان لیاقت کی تصریحات

میمن سنگھ۔ ۱۲ دسمبر۔ آج مشرقی پاکستان مسلم لیگ کونسل نے ایک قرارداد میں خان لیاقت کے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کو ملتوی کرا دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک سب کمیٹی آئین کے بارے میں تعمیری تجویزیں پیش کرنے کے لئے منتخب کی۔ جو صوبائی لیگ کو ۲۰ جنوری تک اور آئین ساز اسمبلی کو ۳۱ جنوری تک رپورٹ دے گی۔ کمیٹی کے ارکان مسٹر نور الامین۔ مسٹر عبد اللہ الباقی۔ شاہ عزیز الرحمٰن اور حمید الحق چودھری ہوں گے۔ اس سے پہلے میمن سنگھ میں خطاب کرتے ہوئے خان لیاقت نے کہا۔ میں اس بات کا سختی سے حامی ہوں۔ کہ پاکستان کا آئین ایسا ہونا چاہیئے۔ جس میں مرکز کو بہت زیادہ اختیارات حاصل نہ ہوں۔ ہر صوبے اور ہر قوم اور فرقے کو اقتصادی۔ معاشرتی۔ مذہبی اور تمدنی آزادی حاصل ہو۔

نصب العین کے بغیر زندگی بے مقصد ہو کر رہ جاتی ہے
پنجاب یونیورسٹی کو اقامتی درسگاہ بنانے کیلئے کمیشن کا قیام

(از نامہ نگار)

لاہور۔ ۲۱ دسمبر۔ آج صبح اپنے پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے یونیورسٹی کے چانسلر اور صوبہ کے گورنر ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے اس بات کا انکشاف کیا کہ بہت جلد ایک کمیشن مقرر کیا جا رہا ہے جو پنجاب یونیورسٹی کو اقامتی درسگاہ بنانے کے سلسلے میں غور کریگا۔ دیگر امور کے علاوہ کمیشن اس معاملے پر بھی غور کرے گا۔ کہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کیلئے کس طرح آسانیاں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ اسناد کامرانی حاصل کرنے والے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے سردار عبد الرب نشتر نے کہا۔ ایسی زندگی جس کے لئے کوئی واضح نصب العین نہ ہو۔ کہنے کو تو زندگی ہے لیکن وہ فی الحقیقت بے مقصد ہوتی ہے۔ اور حقیقی زندگی کے مفہوم سے یکسر معرا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ زندگی کی دوڑ میں شامل ہونے والے ہمارے ملک کے یہ نئے سپوت قوم اور ملک کے لئے کچھ نہ کچھ کر کے دکھائیں گے۔ آپ نے کہا۔ جہاں تک بیرونی زبانوں کا تعلق ہے۔ میں ان کے خلاف نہیں کیونکہ میں تو اس نظریئے کا حامی ہوں کہ علم کے حصول کے لئے ہر زبان کو ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا۔ کہ کسی بیرونی زبان کی وجہ سے اردو کو دبا دیا جائے۔ اس کے بعد روئے سخن ماہرین علم تدریس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ہمارا ذریعہ تعلیم ناقص ہے۔ یہ نقائص غلامی کے زمانہ کے اثرات ہیں۔ اب ملکی تقاضے اہم تبدیلیاں چاہتے ہیں۔ اور اس پر شدت اختیار کی جا رہی ہے۔ گویا ہمیں تھوڑے سے وقت میں بہت سا کام کرنا ہے۔ ہم صرف سیکولر تعلیم دے کر اپنے بچوں کو صرف روپیہ کمانے کی مشین بنا دینا نہیں چاہتے۔ ہم بیک وقت روحانی۔ دنیوی اور اخلاقی تدریس چاہتے ہیں۔ کیونکہ میرے نزدیک تو علم کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ پڑھنے والے کو اپنے علم کو دوسروں کی بہتری کے لئے استعمال کرنے کے قابل بنا دے۔

(اسٹاف رپورٹر)

جلسہ سالانہ کی برکات میں حصہ لینے کیلئے ربوہ پہنچنے والوں کی سہولت کے لئے
لاہور۔ لائل پور، سرگودھا، سیالکوٹ۔ وزیر آباد اور چک جھمرہ سے سپیشل ٹرینیں اور ڈیزل کاریں

لاہور۔ ۲۱ دسمبر۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر (نارتھ ویسٹرن ریلوے) نے حسب ذیل اطلاع جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ربوہ جانے والی سپیشل ٹرینوں اور ڈیزل کاروں کے متعلق ارسال کی ہے۔

۲۵ اور ۲۶ دسمبر (پیر اور منگل) کو مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے چل کر ڈیزل کاریں ربوہ پہنچیں گی:۔

لاہور سے ربوہ

۲۵ دسمبر کو ایک کار ۱۸ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہو کر ۲۳ بجے ربوہ پہنچے گی۔

۲۵ دسمبر کو ۱۵ بجے ایک سپیشل ٹرین روانہ ہو کر ۲۱ بجکر ۵۵ منٹ پر ربوہ پہنچے گی۔ یہ گاڑی لاہور سے چل کر شیخوپورہ سے پہلے کسی سٹیشن پر نہیں رُکے گی۔

۲۶ دسمبر کو ۶½ بجے صبح دوسری ڈیزل کار روانہ ہو کر ۱۱ بجے ربوہ پہنچ جائے گی۔

لائلپور سے ربوہ

مندرجہ ذیل ڈیزل کاریں ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو مندرجہ ذیل اوقات پر لائلپور سے روانہ ہوں گی:۔

(۱) پہلی ۸ بجے صبح روانہ ہو کر دس بج کر پندرہ منٹ پر ربوہ پہنچے گی۔

(۲) دوسری ۱۴ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہو کر ۱۶ بج کر ۴ منٹ پر ربوہ پہنچے گی۔

(۳) تیسری ۲۲ بجے رات کو روانہ ہو کر ۲۳ بج کر ۵۴ منٹ پر ربوہ پہنچے گی:

سرگودھا سے ربوہ

مندرجہ ذیل ڈیزل کاریں ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو مندرجہ ذیل اوقات پر سرگودھا سے روانہ ہوں گی:۔

(۱) گیارہ بجے روانہ ہو کر ۱۳ بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچ جائے گی۔

(۲) ۱۸ بجے روانہ ہو کر ۱۹ بجکر ۳۴ منٹ پر ربوہ پہنچ جائے گی۔

سیالکوٹ وزیر آباد۔ ربوہ

۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو ایک ڈیزل کار ۸ بجکر ۵ منٹ صبح کو سیالکوٹ سے روانہ ہو کر ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر ربوہ پہنچے گی۔

ایک ڈیزل کار وزیر آباد سے ۸ بجے شام کو روانہ ہو کر ۲۲ بجکر ۲۵ منٹ پر ربوہ پہنچے گی:

★

نوٹ۔ اوّل:۔ سپیشل ٹرینیں اور ڈیزل کاریں عام ٹرینوں کے علاوہ ہوں گی۔ جن کے ساتھ دو دو تھرڈ کلاس بوگیوں کا اضافہ ہوگا۔

نوٹ۔ دوم:۔ سیالکوٹ سے صبح ۵½ بجے والی ٹرین کے ساتھ جو دو بوگیاں لگیں گی وہ وزیر آباد سے تبدیل کرنا پڑیں گی جہاں سے چک جھمرہ تک کیلئے ۱۱ بجکر ۵۴ منٹ پر گاڑی چلے گی جس کے ساتھ دو بوگیاں زائد ہوں گی۔

نوٹ۔ سوم:۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے گاؤں یا قصبے سے متعلقہ ریلوے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کرتے رہیں۔ کیونکہ محکمہ کی طرف سے تمام متعلقہ سٹیشنوں کو اطلاع دی جا چکی ہے۔

پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کیلئے ہندوستان میں کوئی غیر قانونی کارروائی برداشت نہیں کی جائیگی

نئی دہلی۔ ۲۱ دسمبر۔ "جنگ نہ کرنے" کے اعلان کے سلسلے میں پنڈت نہرو نے ایک خط میں خان لیاقت کو یقین دلایا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین پر کوئی ایسی غیر قانونی کارروائی برداشت نہیں کی جائے گی جس کا مقصد پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کو نقصان پہنچانا ہو۔ آپ نے آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے اس یقین کو دہرایا اور کہا۔ پچھلے دنوں جب بی مترا کے تحت مشرقی بنگال کے نام سے ایک عارضی حکومت کا جو اعلان "دارالسلطنت آف ایسٹ بنگال" کے بے نشان ریڈیو سے ہو رہا تھا۔ ہندوستانی افسروں نے اس کی فوراً تحقیق کی تھی گو اس کا کھوج نہ لگ سکا۔ لیکن نشریات بند کر دی گئیں۔ اب جہاں تک مجھے علم ہے۔ وہ عارضی حکومت بھی ٹوٹ چکی ہے آپ نے بتایا کہ آپ لنڈن کانفرنس کے بعد کراچی جائیں گے

کشمیر سے ایشیا کے امن کا تعلق

کراچی۔ ۲۱ دسمبر۔ امریکی سینٹ کے ڈیموکریٹ پارٹی کے رکن مسٹر گرین نے آج ایک بیان میں کہا۔ امریکہ نے اقوام متحدہ میں ہمیشہ کشمیر کے مسئلے پر فوراً غور کرنے کی حمایت کی ہے آپ نے کہا۔ کشمیر ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے ساتھ ایشیا کے امن کا گہرا واسطہ ہے اور مجھے امید ہے کہ اقوام متحدہ اسے فوری طور پر حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ آپ کے ساتھ امریکی سینٹ کی ری پبلکن پارٹی کے رکن مسٹر فادگس بھی آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر گرین نے آج گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین بالقابہ سے بھی ملاقات کی۔

نئی دہلی۔ ۲۱ دسمبر۔ آج پنڈت نہرو نے ہندوستانی دستور کو بتایا۔ کہ نیپال کے راجا کو تلقین کی گئی ہے۔ کہ نیپال میں ایک آئین ساز اسمبلی قائم کی جائے اور عارضی حکومت قائم کرے۔

پاکستان و ایران میں تجارتی معاہدہ

طہران۔ ۲۱ دسمبر۔ ایران میں پاکستانی سفیر راجہ غضنفر علی خان کے اعلان کے مطابق اس ماہ کے آخر میں دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدے پر دستخط ہوں گے۔ اس کی رو سے ایران پاکستان سے چائے۔ پٹ سن۔ چمڑہ۔ بوریاں۔ اور کھیل کا سامان اور آلات جراحی حاصل کرے گا۔ اور اس کے عوض قالین۔ خشک پھل اور اخروٹ بھیجے گا۔

میاں محمد عبد اللہ پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

۲۲ دسمبر ۱۹۵۰ء

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں

(۱)

حبیب خدا سرور انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ امی و ابی) کی شان ارفع میں نظم اور نثر میں جو قصائد مسیح موعود علیہ السلام نے صفحہ قرطاس پر نقش کئے ہیں۔ اس کی مثال تمام تاریخ اسلام میں نہیں مل سکتی۔ آپ نے نہ صرف اردو اور فارسی میں بلکہ عربی مبین میں بھی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور صفات اس انداز سے بیان فرمائے ہیں کہ جو صرف ایک فانی الرسول سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اس سے ورے کسی کو یارا نہیں ہے۔ کہ اس میدان میں قدم مار سکے۔ نہ صرف آپ نے قال سے بلکہ حال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر زندگی کے ہر پہلو کو اس خوبی اور بلاغت سے پیش کیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود آپ کی زندگی کا ہر نفس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے نام کا جھنڈا بلند کرنے کی سعی میں لگا ہوا تھا۔

بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑے بڑے محب اور قابل شعرا نے قصیدہ خوانی کی ہے۔ بے شک آپ کے ساتھ بڑے بڑے علمائے حق اور اولیاء اور اقطاب نے والہانہ محبت کی ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں قال اور حال دونوں کے لحاظ سے ان سب پر فوقیت لے گئے ہیں۔ آپ کے قصائد کو پڑھنے سے اور دوسروں کے ساتھ موازنہ کرنے سے ہر صاحب دل یہ محسوس کر سکتا ہے کہ حضرت خاتم النبیین کے مقام نبوت کو سمجھنے میں جو ملکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ودیعت فرمایا ہے وہ کسی کو نہیں ملا۔ نعت رسول اللہ میں آپ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے رسول اللہ کے ظاہری حسن سے گزر کر آپ کے حسن سیرت کو نمایاں فرمایا ہے۔ آپ نے محامد رسول اللہ کا وہ پہلو پیش کیا ہے جس سے آنحضرت کی شان اسلام عیاں ہوتی ہے۔ آپ خط و خال اور زلف و گیسو کی الجھنوں سے آزاد ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اسوۂ حسنہ کو ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ آپ ہمیں اس رستہ کی راہنمائی کرتے ہیں۔ جو فنا فی الرسول کا صراط مستقیم ہے۔ آپ کوئی ایسا مبالغہ نہیں کرتے۔ جو شریعت محمدیہ کی شاہراہ سے ہٹانے والا ہو۔ اور جو خوشنودی خدا اور رسول کی بجائے انسان کو محض مجازی حسن و عشق کی تاریکیوں میں گم کر دیتا ہے۔ آپ دوسروں کی طرح خدا کے پیغمبر کو جو حق سے دنیا کے لئے فلاح کا پیغام لایا۔ اور اسکو نئی جنتی زندگی کے طور و طریق سکھلانے کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ محض معمولی مجازی معشوق بنا کر نہیں رکھ دیتے۔ بلکہ آپ اسے ان مقاصد عالیہ کا ایک جیتے جاگتے عملی نمونے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

(۲)

آج ہر ایک یہ بیان کرتا سنائی دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ مگر اس زمانہ میں سب سے پہلے مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اس حقیقت کو پیش کیا ہے۔ اور اس رنگ میں پیش کیا ہے۔ اور اس کثرت سے اور اتنے طریقوں سے پیش کی ہے۔ کہ اگر آپ کوئی اور کام نہ بھی کرتے۔ اور صرف اتنا ہی کر جاتے تو آپ کو موجودہ زمانہ میں اسلام کا سب سے بڑا ہمدرد اور سب سے بڑا شارع تسلیم کر لینا کوئی بڑی بات نہ ہوتی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی قیامت تک زندگی کا صرف اعلان ہی نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے ایسے جدید اور مستقل ثبوت پیش کئے ہیں کہ جن کو ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آج ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ اور اس میں سے ایک شوشہ بھی کم یا زیادہ نہیں ہوا۔ یہ ہر کوئی کہتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرنے سے آج بھی مسلمان وہی فیض حاصل کر سکتے ہیں جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے کیا تھا۔ آج ہر کوئی یہ مانتا ہے کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا نبی زندہ نہیں ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی تعلیم موجود نہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب بھی اپنے رسالہ دینیات میں فرماتے ہیں:

"پچھلے پیغمبروں میں سے ایک کے بھی صحیح اور معتبر حالات آج کہیں نہیں ملتے۔ یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کس زمانہ میں پیدا ہوئے؟ کیا کام انہوں نے کئے؟ کس طرح زندگی بسر کی۔ کن باتوں کی تعلیم دی اور کن باتوں سے روکا؟ یہی ان کی موت ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ ان کی تعلیم و ہدایت زندہ ہے۔ جو قرآن انہوں نے دیا۔ وہ اپنے اصلی الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ اس میں ایک حرف ایک نقطہ ایک زیر و زبر کا بھی فرق نہیں آیا۔ ان کی زندگی کے حالات ان کے اقوال ان کے افعال سب محفوظ ہیں ....."

مگر ان لوگوں کے خیال میں جیسا کہ مودودی صاحب کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت صرف اسی قدر کافی ہے۔ کہ قرآن کریم جو آپ پر نازل ہوا غیر محرف و غیر مبدل اصلی صورت میں موجود ہے۔ اور کچھ مجموعہ احادیث کا موجود ہے۔ جس میں آپ کے اقوال ہیں یا آپ کے افعال و اعمال کا بیان ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں کسی تعلیم کے زندہ ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ظاہری طور پر اسی صورت میں شروع سے آج تک چلی آئی ہو۔ اور اس میں کوئی لفظی یا زیر و زبر کی تحریف نہ ہوئی ہو۔ ان لوگوں نے مسیح موعود علیہ السلام سے سنکر کہ اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے اور اسلام کا رسول زندہ رسول ہے یہ تو کہنا شروع کر دیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ کیونکہ ان کی تعلیم زندہ ہے مگر حضور اقدس علیہ السلام نے جو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اسلام کا خدا بھی زندہ خدا ہے۔ اور وہ اپنی زندگی کا خود ثبوت دیتا ہے۔ اس کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے نہ تو وہ زندہ کتاب اور نہ زندہ رسول کا صحیح مفہوم سمجھ سکے۔ محمد رسول اللہ زندہ ہیں۔ بے شک۔ مگر آپ کی زندگی کا صرف اتنا ہی ثبوت کافی نہیں ہے کہ کہدیا جائے کہ آپ کی آوردہ تعلیم بجنسہٖ موجود ہے۔ یا کچھ احادیث کے مجموعہ میں آپ کے اقوال و افعال محفوظ ہیں۔ بلکہ آپ کی زندگی کا حقیقی ثبوت یہ ہے کہ زندہ خدا ان حالات میں جبکہ ایک مامور من اللہ ہی دنیا کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ آپ ہی کے نمونہ پر آپ کے ہی اسوۂ حسنہ کے فیض سے ایک ایسا انسان پیدا کرتا ہے جو از سرنو آپ کی آوردہ تعلیم کو دنیا میں قائم کرتا ہے۔ اور اسلامی تحریک کو آگے دھکیلتا ہے۔ اگر قرآن کریم کا غیر مبدل اور غیر محرف ہونا ہی کافی ہوتا۔ اگر احادیث نبوی کا کچھ مجموعہ ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کافی ثبوت ہوتا۔ تو پھر کیوں نہ اسلامی کہلانے والی دنیا آج خلافت راشدہ کا سا نمونہ ہوتی۔ کیا وجہ ہے کہ جب تک وہ آپ حین حیات رہے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا تھوڑا سا بھی فیض پایا تھا۔ اسلام کی دنیا میں صحیح خلافت قائم رہی۔ اور جوں جوں ایسے لوگ کم ہوتے گئے خلافت بھی بادشاہی کی طرف انحراف کرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ فیج اعوج کی ظالم بادشاہی قائم ہو گئی۔ کیوں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ڈھائی سالہ دور کو دور کو چھوڑ کر پھر آج تک خلافت راشدہ کی جھلک بھی نہ دکھائی دی؟

اگر مجددین اور اولیاء اللہ کے کام کو الگ رکھ دیا جائے۔ جو یقیناً زندہ خدا کے حکم سے ہی دین کی تجدید فرماتے رہے ہیں تو بتایا جائے کہ صرف اس غیر مبدل اور غیر محرف تعلیم نے اسلامی سوسائٹی کو کہاں تک خلافت راشدہ کی سی سوسائٹی بنانے میں مدد کی ہے۔ آپ اسلام کی تاریخ کو پڑھ جائیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیا میں اسلام کی روح کو صرف غیر مبدل اور غیر محرف تعلیم نے قائم و زندہ نہیں رکھا۔ بلکہ اس کو قائم رکھنے والی وہ ہستیاں تھیں۔ جو براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کر کے اور قوت قدسیہ کے منبع سے قوت حاصل کر کے اس غیر مبدل اور غیر محرف تعلیم کو اپناتی رہی ہیں۔ آج اگر ان ہستیوں کو تاریخ اسلام سے منہا کر دیا جائے۔ تو اسلامی دنیا کی تاریخ محض لادینی سوسائٹی اور لادینی بادشاہی کی ہی تاریخ بن کر رہ جاتی ہے۔ خواہ ہم یہ ثابت بھی کر دیں کہ ان صدیوں میں بھی محمد رسول اللہ کی آوردہ تعلیم غیر مبدل اور غیر محرف قرآن کریم کی صورت میں موجود رہی ہے۔ اور اس کا ایک شوشہ بھی کم یا زیادہ نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی تاریخ اسلام انہی غیر معمولی صلحاء و اصفیا کی تاریخ کا نام ہے۔ یہی لوگ اپنے کردار سے اپنے اپنے زمانہ میں اسلام کے خدا کو زندہ خدا۔ اسلام کی کتاب کو زندہ کتاب اور اسلام کے رسول کو زندہ رسول ثابت کرتے رہے ہیں۔ اور ان کو یہ کردار زندہ خدا سے ان کا براہ راست تعلق ہی عطا کرتا رہا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب تک زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم نہ کیا جائے۔ اس وقت تک اس کی زندہ کتاب اور اس کے زندہ رسول کی زندگی کا بھی حقیقی ثبوت نہیں مل سکتا۔ اور جس کو یہ جید ثبوت نہیں مل سکتا۔ اور اپنے کردار سے کتاب اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت دوسروں کو نہیں دے سکتا۔ اس کو یہ کہنا زیبا ہی نہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

369

امریکہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام

دو عیسائی پادریوں کا قبول اسلام۔ ایک نئے مشن کا قیام۔ احمدیہ گزٹ اور رسالہ مسلم امریکہ کی اشاعت

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج امریکہ

حلقہ مزدوری

حلقہ مزدوری میں شکاگو انڈیانا پلس کینسس سٹی ملواکی۔ ایسٹ سینٹ لوئیس اور سینٹ لوئیس مشن شامل ہیں۔ اور اس کا مرکز سینٹ لوئیس ہے۔ برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب اس حلقہ کے انچارج ہیں

تعلیم و تربیت

سینٹ لوئیس مسجد میں ہفتہ میں تین میٹنگیں ہوتی رہیں۔ جن میں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم کا سبق دیا گیا۔ چھ ممبر قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں۔ اور دیگر انشاء اللہ جلد پڑھنا شروع کردیں گے۔ قرآن کریم کی انگریزی تفسیر بھی پڑھی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ میٹنگوں میں تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ میٹنگوں میں غیر مسلم شامل ہوتے رہے۔ جنہیں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اور احمدیت کا لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ اسی طرح اس حلقہ کے دیگر مشنوں میں میٹنگیں ہوتی رہیں۔ اور انہیں لٹریچر برائے مطالعہ اور تقسیم بھیجا گیا۔

تبلیغ

سینٹ لوئیس دفتر جو شہر کے مرکزی کاروباری علاقہ میں واقعہ ہے۔ روزانہ صبح سے شام تک کھلا رہا۔ لوگ اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔ انہیں معلومات بہم پہونچائیں اور لٹریچر برائے مطالعہ پیش کیا۔ بذریعہ خطوط و ٹیلیفون معلومات طلب کرنے والوں کو لٹریچر وغیرہ بذریعہ ڈاک بھیجا۔

عیسائیوں کے ایک سکول سے طلباء جو پادری بننے کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک ہائی سکول کی طلباء دفتر میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور انہیں رسالہ "مسلم امریکہ" و دیگر لٹریچر پیش کیا۔ میں نیت کے ایک فرقہ کے سالانہ جلسہ میں تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے۔

اشاعت

تقریباً چھ ہزار کی تعداد میں تبلیغی اشتہارات و پمفلٹ وغیرہ شائع کئے۔ ان میں ایک سترہ ورقہ پمفلٹ بعنوان "یسوع صلیب پر نہیں مرا" بھی شامل ہے جو ۳۰۰۰ کی تعداد میں چھاپا۔ اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔

"مسلم امریکہ"

رسالہ مسلم امریکہ کے دو نمبر شائع کئے ایک سو پچاس کے قریب پبلک لائبریریوں اور ایک صد کے قریب احمدیت سے دلچسپی رکھنے والوں کو بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔

احمدیہ گزٹ

احمدیہ گزٹ کا ایک نمبر چھاپا جو امریکہ کے تمام مشنوں اور بعض بیرونی مشنوں کو بھیجا گیا۔

گشتی چٹھیاں

چار عدد گشتی چٹھیاں دو عدد تبلیغی۔ ایک عید الاضحیٰ اور ایک لجنہ کے متعلق ہدایات پر مشتمل چھاپیں اور تمام مشنوں کو بھیجیں۔

میلنگ لسٹ (Mailing List)

دلچسپی رکھنے والے احباب اور لائبریریوں کے پتوں وغیرہ کی فہرست مرتب کی۔ اس فہرست میں ۳۰۰ نام ہیں جنہیں احمدیت کا لٹریچر بھیجا جایا کرے گا۔ انشاء اللہ

"احمدیہ گزٹ" "مسلم امریکہ" اور دیگر لٹریچر ہم خود چھاپتے اور تیار کرتے ہیں۔ لٹریچر وغیرہ کی تیاری چھپوائی تقسیم اور ترسیل وغیرہ میں برادر عبد القادر صاحب اور بہن بشریٰ سعیدہ صاحبہ جو واقف زندگی ہیں بڑی مدد دیتے ہیں۔ مولا کریم ہر دو کو جزائے خیر دے۔ احمدیت کے لئے اعلیٰ ترین خدمات اور قربانیوں کی توفیق دے۔ اور ان کا انجام بخیر ہو آمین

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کی نماز مسجد میں ادا کی۔ اور شام کو دعوت کا انتظام تھا۔ جس میں قریباً ۵۰ مہمان شامل ہوئے۔ مہمانوں کی روحانی و جسمانی خوراک سے تواضع کی گئی۔

دو عیسائی پادریوں کا قبول اسلام

ایسٹ سینٹ لوئیس میں ایک پادری احمدیت میں شامل ہوا۔ جب اس پادری نے اسلام سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اس کے گرجا کو معلوم ہوا تو انہوں نے اسے گرجا سے فوراً برطرف کر دیا۔ پادری جس کا مسلم نام عبد الخالق ہے نے اپنے گھر کے دو کمرے ہمیں میٹنگ کے لئے پیش کئے۔ جہاں ہفتہ میں دو میٹنگیں ہوتی ہیں۔ برادر رشید احمد واقف زندگی جو آجکل ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بھی ایسٹ سینٹ لوئیس کے رہنے والے ہیں۔ خدا کرے کہ اس شہر میں جلد احمدیت کا مشن قائم ہو جائے ملواکی شہر میں ایک عیسائی پادری نے احمدیت قبول کی۔ اور اس کا نام "فضل عمر" رکھا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اعلیٰ اخلاص دے۔ اور ان کا وجود احمدیت کی ترقی کے لئے مفید ثابت ہو آمین

ایک نئے مشن کا قیام

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک شہر ملواکی جو زائن سٹی کے قریب واقعہ ہے۔ اس میں نیا مشن قائم ہوا۔ "زائن سٹی" جان الیگزنڈر ڈوئی نے تعمیر کیا تھا۔ ڈوئی کے نام سے ہر احمدی واقف ہے۔ ڈوئی نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ اس کا یہ دعوےٰ بھی تھا کہ عیسائیت اس کے ذریعہ دنیا میں غالب آئے گی۔ اور وہ اسلام کو ختم کردے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے اسلام کو تمام دنیا میں قائم کرنے اور تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے مبعوث کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود خدا کے پیارے نبی کا ایک یہ نشان بھی تھا۔ کہ وہ صلیب عیسائیت کی جان ہے کو توڑیگا جو حضرت اقدس نے ریزہ ریزہ کردی۔ حضور پُرنور نے ڈوئی کو مباہلہ کی دعوت دی۔ ڈوئی حضور اقدس کی پیشگوئی کے عین مطابق ذلیل اور ہلاک ہوا۔ زائن سٹی جس پر ڈوئی کو بڑا فخر تھا۔ آج اس شہر میں اس کا کوئی نام لیوا نہیں۔ اور نہ ہی اس شہر میں اس کے خاندان اور اولاد کا کوئی نام و نشان ملتا ہے۔ مگر "زائن سٹی" کے نزدیک خدا کے پیارے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کی ایک جماعت قائم ہوگئی ہے الحمد للہ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ زائن سٹی احمدیت کے لئے فتح ہوگی۔ اور اس کے باشندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہوں گے۔

دورے

مبلغ انچارج حلقہ نے مندرجہ ذیل علاقوں کا دورہ کیا۔

شکاگو۔ کینسس سٹی۔ ملواکی اور واشنگٹن۔

جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام درج ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت معینہ پر پہنچنے کی کوشش کریں

۲۔ جماعتوں کے سامنے ملاقات کا جو وقت درج کیا گیا ہے وہ ایک اندازہ ہے۔ اس اندازہ سے افراد میں کمی یا بیشی ہوئی تو وقت میں تبدیلی ہو جائے گی

۳۔ جو جماعت مقررہ وقت پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اس کو ۲۹/۱۲/۵۰ کو وقت مل سکے گا یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے گا۔

۴۔ مقررہ وقت کی پابندی (بروقت ترتیب دیتے وقت بھی بتا دیا جائے) نہایت ضروری ہے امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

تاریخ	وقت	نام جماعت	وقت مقررہ	تاریخ	وقت	نام جماعت	وقت مقررہ
۲۶/۱۲/۵۰	صبح	لائلپور ضلع و شہر	۵۰ منٹ	۲۷/۱۲/۵۰	شب	جھنگ ضلع و شہر	۲۵ منٹ
		ایسٹ پاکستان	۵ "			لاہور ضلع و شہر	۲۰ "
		ہندوستان	۵ "			شیخوپورہ " "	۵۰ "
	شب	صوبہ سندھ	۲۰ "	۲۸/۱۲/۵۰	صبح	گوجرانوالہ " "	۵۰ "
		منٹگمری ضلع و شہر	۴۵ "			بیعت	۱۰ منٹ
		سرگودھا " "	ایک گھنٹہ		شب	سیالکوٹ ضلع و شہر	ڈیڑھ گھنٹہ
		کراچی	۲۰ منٹ			بیعت	۲۰ منٹ
		راولپنڈی ضلع و شہر	۲۰ "			بلوچستان	۱۵ "
۲۷/۱۲/۵۰	صبح	ملتان ضلع و شہر	۴۰ "			کیمل پور اٹک ضلع و شہر	۱۲ "
		مظفرگڑھ " "	۵ "			جہلم ضلع و شہر	۲۰ "
		میانوالی " "	۵ "	۲۹/۱۲/۵۰	صبح	آزاد کشمیر	۱۲ "
	شب	ڈیرہ غازیخاں " "	۱۰ "			بیعت	۱۰ "
		صوبہ سرحد	۴۰ "			گجرات ضلع و شہر	۵۰ "
		بیعت	۲۰ "			بہاولپور ریاست	۱۵ "
						بیرونی ممالک	۵ "

نوٹ صبح ۹ بجے ملاقات شروع ہوا کرے گی اور شام کو آٹھ بجے

چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از اشرف چوہدری بی۔ ایس سی (ایگری) سٹوڈنٹ)

میرے ابا جان مرحوم ۱۸۹۰ء کے قریب تحصیل چکوال کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا اور جب ہوش سنبھالا تو اپنی والدہ اور بوڑھے تایا کے علاوہ سب کو غیر پایا۔ باپ کی محبت ان کو تایا کے روپ میں مل گئی۔ تایا نے ہی ان کی پرورش کی اور تعلیم دلائی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد میٹرک کا امتحان انہوں نے اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی سے پاس کیا۔ ہمارے علاقہ میں تعلیم کی کمی تو خیر اب بھی ہے پر ان دنوں تو پڑھا ہوا کوئی خال خال ہی نظر آتا تھا۔ وہ اپنے علاقہ میں پہلے میٹریکولیٹ تھے۔ تایا کے احسان کو وہ تمام عمر نہ بھولے۔ جب کبھی تایا کی نوازشات کی بات آ پڑتی تو ابا جان کا سر احترام سے جھک جاتا اور ان کی آنکھوں میں محبت کے آنسو جھلملانے لگتے۔

جوانی کے آغاز میں ہی ابا جان کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے قبول احمدیت کا باعث ان کے تایا کے بڑے صاحبزادے حکیم غلام محی الدین صاحب تھے۔ حکیم صاحب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نہایت قابل شاگردوں میں سے تھے اور علوم دینی کے علاوہ عربی۔ فارسی کے بھی فاضل تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کا ساتھ دیا لیکن ابا جان کے قدم راہ حق سے نہ ڈگمگائے اور وہ اسی بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

عملی زندگی کی ابتدا انہوں نے محکمہ مال کی ملازمت سے کی۔ جلد ہی جنگ عظیم شروع ہو گئی اور مرحوم سول سروس کو چھوڑ کر فوج میں چلے گئے۔ انہوں نے پنجاب رجمنٹ کے ساتھ ملک کے اندر اور ملک سے باہر فوجی خدمات سر انجام دیں۔ جنگ کے بعد ان کو ضلع سرگودھا میں انکم ٹیکس انسپکٹر کا عہدہ دیا گیا۔ انکم ٹیکس کے محکمہ میں بددیانتی کے مواقع کثرت سے ہوتے ہیں۔ ایسے ماحول میں اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دینا بہت بڑی قربانی ہے۔ ان دنوں سرگودھا کا انکم ٹیکس آفیسر کوئی ہندو تھا اور اس ضلع میں اسکے بہت سے رشتہ دار بڑے بڑے سیٹھ اور سرمایہ دار تھے۔ ان لوگوں کے تحفے تحائف قبول نہ کرنا اور بغیر کسی رعایت کے پورا ٹیکس لگانا ان کی دولت اور "داپ رپچ" کو واضح چیلنج تھا جس کا نتیجہ ملازمت سے ہاتھ دھونے کے سوا کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ ابا جان کی آسامی تخفیف میں لائی گئی۔ اور وہ کچھ عرصہ کے لئے ملازمت کی بندشوں سے آزاد ہو گئے۔ اس کے بعد ابا جان مرحوم ڈسٹرکٹ بورڈ جہلم کے ماتحت بحیثیت "ٹیکس انسپکٹر" مقرر ہوئے چند سالوں کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفتر میں کلرک کی حیثیت سے انہوں نے زندگی کے اس دور کا آغاز کیا جو غالباً سب سے زیادہ صبر آزما تھا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی مختلف برانچوں میں انہوں نے کام کیا اور زیادہ سے زیادہ یہ ترقی کی کہ کلرک سے ہیڈ کلرک ہو گئے

اپنے دفتر میں ان کی قابلیت مسلمہ تھی۔ خاص طور پر ان کی انگریزی دانی کا لوہا ان کے افسر بھی مانتے تھے۔ اور انگریزی مضامین لکھ کر ابا جان سے درست کرایا کرتے تھے۔ چاپلوسی اور خوشامد سے قطعی ناواقف تھے۔ اپنی خودداری کو ہر حال میں قائم رکھتے تھے۔ اپنی ذات کے لئے انہوں نے کبھی سفارش نہیں کی۔ جو لوگ ابا جان کے ساتھ فوج میں تھے۔ وہ بہت بڑے بڑے عہدوں تک پہنچے۔ ان میں سے مسٹر بھنوٹ چیف سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ، چوہدری شمشاد علی خانصاحب ڈپٹی کمشنر چوہدری اصغر صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کے نام مجھے یاد ہیں۔ یونیورسٹی بریگیڈ کی اس کمپنی کے سارے جوان پڑھے لکھے اور قابل لوگ تھے۔ اس لئے جنگی خدمات کے صلہ میں سب کو سول میں اچھی ملازمتیں دی گئی تھیں۔ اپنے ساتھیوں کی ترقی کا ذکر کبھی بھی انہوں نے تقدیر کے شکوہ کے رنگ میں نہ کیا۔ کئی بار یوں ہوا کہ ان کا کوئی دوست جہلم میں ڈپٹی کمشنر بن کر یا کسی اور عہدے پر فائز ہو کر آیا۔ ابا جان صرف اس صورت میں اس کی ملاقات کے لئے جاتے جب کہ یہ یقین کر لیتے کہ وہ ایک دوست کی حیثیت سے ملنے کا متمنی ہے۔ دوستی سے انہوں نے کبھی سفارش کا کام نہ لیا اور صبر و رضا اور قناعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

جماعت کے کاموں میں غیر معمولی دلچسپی لیتے تھے قیام جہلم کے دوران میں سیکرٹری تبلیغ، سیکرٹری امور عامہ و خارجہ اور مختلف دوسری حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی۔ مرض الموت تک کوئی نہ کوئی اہم ذمہ داری ان کے سپرد رہی اور وہ حتی المقدور "دین کو دنیا پر مقدم رکھو" پر عمل پیرا رہے۔ تمام جلسوں میں التزام کے ساتھ شریک ہوتے اور بچوں کو ساتھ لے جاتے۔ جب کبھی ہم تینوں بھائی جہلم میں اکٹھے ہو جاتے اور پھر ابا جان کے ساتھ مسجد احمدیہ میں جاتے۔ تو ہر احمدی ان کے چہرے پر امڈی ہوئی مسرت کی لہروں کو محسوس کرتا۔ بچوں کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے دفتر سے سیدھے گھر آتے اور عموماً اسی بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ تمام دن کے کام سے جو کوفت ہوتی ہے وہ بچوں کو دیکھ کر یک قلم کافور ہو جاتی ہے بہت نرم طبیعت تھے۔ لیکن اسلامی احکام منوانے اور اخلاقی قدروں کی بجا آوری پر اصرار کرتے تھے اور اس باب میں نرمی کے ساتھ سختی کو بھی جائز سمجھتے تھے۔ چوتھی جماعت میں جب مجھے وظیفہ ملا تو میں نے ان کے کہنے کے باوجود دو ماہ تک چندہ عام نہ دیا۔ دس سال کے ایک بچے کو ان باتوں کی اہمیت کا کچھ اتنا احساس بھی نہیں ہوتا جب فیس دینے کا وقت آیا تو ابا جان نے ادائیگی سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے "تم چار روپے وظیفہ لیتے ہو۔ ساڑھے تین روپے تمہاری فیس ہے۔ آئندہ خود ادا کیا کرو۔" ——— پہلے تو میرا ننھا سا دماغ اس خلاف معمول تبدیلی کو سمجھ نہ سکا۔ لیکن جلدی ہی اپنا قصور معلوم ہو گیا۔ اور میں نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کر دیا۔ اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی مجھے وظیفہ ملتا رہا ہے اور چندہ دینا میری عادت میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ ان کے اس طرز عمل کا ہی نتیجہ ہے۔

زندگی کے کسی مرحلہ پر، خوف، ترغیب یا مصلحت کی بنا پر انہوں نے احمدیت کو نہیں چھپایا۔ بلکہ نہایت دلیری سے احمدیت کا اعلان کرتے تھے۔ اپنا نام "غلام حسین احمدی" بتایا کرتے اور ان کے سرکاری دستخطوں میں بھی احمدی کا لفظ نام کا ایک ضروری حصہ ہوتا۔ بعض اوقات کا غذات کسی ایسے افسر کے پاس جاتے ہوں۔ جو حد درجہ متعصب ہوتا تو بھی ابا جان نتائج سے بے پرواہ ہو کر نام کے ساتھ "احمدی" کا لفظ لکھ دیتے۔ وہ فرمایا کرتے تھے مجھے کسی ایسی ترقی کی ضرورت نہیں جو احمدیت کو چھپا کر حاصل ہو۔ بلکہ احمدیت ہی میرا رب سے بڑا انعام ہے ——— " ہمارے خاندان میں صرف ہمارا گھر ہی احمدیوں کا ہے۔ ہمارے بعض رشتہ دار مخالف ہیں اور بعض خاموش۔ اسلئے رشتہ ناطہ کے معاملات میں جھگڑوں کا ہونا قدرتی بات ہے اور پھر اس صورت میں جب کہ والدہ صاحبہ نے بھی ابھی احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ ابا جان نے ہر مشکل کا مقابلہ استقلال اور پامردی سے کیا۔ انہوں نے احکامات سلسلہ کو کبھی بھی مصلحت کی بھینٹ نہیں چڑھایا بلکہ لفظی اور معنوی اعتبار سے ان پر عمل پیرا ہوتے رہے۔

ان کی وفات پر گاؤں کے ہر فرد کو دکھ ہوا اور یہ کہا جانے لگا۔ کہ آج سارے گاؤں کا محسن، سب کا سہارا اس دنیا سے اٹھ گیا ——— آج نیکی و شرافت کا پیکر لحد میں آرام کی نیند جا سویا ———" ان کے رونے والوں میں اپنے بھی تھے، اور پرائے بھی اور ہر آنسو میں محبت اور احترام کی آمیزش تھی! اگر دیانت، امانت اور سچائی کی کسی نے ہمارے گاؤں میں مثال دینا ہوتی۔ تو ابا جان کا نام لیا جاتا۔ زیورات اور روپے امانت رکھنے کے لئے ان کو حد درجہ قابل اعتماد گردانا جاتا۔ وفات سے چند روز پہلے ابا جان کے نام پر گاؤں کے مختلف لوگوں کا کئی ہزار روپیہ جمع تھا۔ جو ان کو واپس کیا گیا

ان کی وفات سے ایک ماہ قبل جب میں رخصت ہو کر اپنے کالج کے لئے روانہ ہوا تو آخری نصیحت جو مجھے زبانی وہ یہ تھی "——— بیٹا! خدا کے ساتھ تعلق رکھنا، اپنی سب حاجتیں اسی کے سامنے پیش کرنا، ہر موقعہ پر صرف وہی تمہاری مدد کرے گا۔"

اپنی طویل بیماری میں وفات سے دو ہفتے قبل ان کو کچھ افاقہ ہو گیا۔ اسلئے گاؤں سے جہلم آنے کی اجازت مل گئی۔ لیکن یہ افاقہ شاید اسی بات کی مہلت تھا کہ ہم ان کو اپنے آبائی وطن میں پہنچا دیں۔

ستمبر کی تین تاریخ کو رات کے گیارہ بجے ہمارے پیارے ابا جان، ہمیں محض خدا تعالیٰ کے سہارے پر چھوڑ کر جنت کو سدھار گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جہلم شہر ہمارے گاؤں سے پچاس میل دور ہے۔ لیکن اطلاع ملنے پر تیرہ احباب محترمی امیر صاحب کی سرکردگی میں فوراً جنازہ پر پہنچ گئے۔ اس کے علاوہ علاقہ کے احمدی احباب بھی تشریف لے آئے تھے پہلے احمدیوں نے نماز جنازہ ادا کی اور اس کے بعد اپنے گاؤں اور ارد گرد کے دیہات سے آئے ہوئے غیر احمدی دوستوں نے۔ مرحوم موصی تھے اسلئے نعش کو امانتاً آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اس عظیم بوجھ کے سہارنے کی ہم میں سکت پیدا کر دے۔ جو ہم پر آن پڑا ہے اور زندگی کی انجانی راہوں میں ہماری راہنمائی کرے۔ (آمین)

پتہ مطلوب ہے

مکرم محمد علاء الدین صاحب اپنے بہنوئی مکرم عبدالعزیز صاحب موضع اڈرانہ ڈاکخانہ ڈھولہ ضلع گیا کی تلاش میں ہیں اور وہ اب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں اگر کوئی اور دوست جانتے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ دستار محمد گلی نمبر ۱۲ مکان نمبر

370

علوم کی ترویج میں مسلمانوں کا حصہ

از مکرم حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس سی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی علمی ترقی کو دو دوروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک دور وہ تھا جبکہ وہ علوم مروجہ کی تحصیل میں مشغول تھے اور دوسرا دور وہ جبکہ وہ شاگرد سے استاد بن کر تحقیقات کے میدان میں اقوام عالم کی رہنمائی کر رہے تھے۔ مسلمانوں کی علمی ترقی کے پہلے دور کا آغاز صحیح معنوں میں اس وقت ہوا جبکہ ۷۵۰ء میں اقتدار بنو امیہ کے ہاتھوں سے نکل کر بنو عباس کی طرف منتقل ہوا۔ سب سے پہلے مسلمانوں نے یونانی علوم کی طرف توجہ کی۔ کیونکہ قدیم زمانہ میں یونانی ہی علم کی دوڑ میں سب سے پیش پیش تھے۔ ارسطو اور افلاطون کے نام سے تو آج بھی ہر بچہ واقف ہے۔ اسی طرح سقراط۔ بقراط۔ فیثاغورث بطلیموس اور دوسرے حکماء بہت شہرت رکھتے تھے۔

مسلمان خود یونانی زبان سے واقف نہیں تھے اس لئے تراجم کا کام زیادہ تر عیسائیوں اور شامی یہودیوں کے سپرد کیا گیا جنہوں نے یونانی کتابوں کا ابتداءً سریانی زبان میں اور بعد ازاں عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ خلیفہ المنصور اور المامون نے اپنے زمانہ میں قسطنطنیہ کے بادشاہوں کے پاس خاص ایلچی بھیج کر یونانی کتب کے قلمی نسخے حاصل کئے جن میں اقلیدس بھی شامل ہے اسی طرح خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں بہت سی کتب انقرہ اور دوسرے مقامات سے منگوائی گئیں۔

ترجمہ کا کام سب سے زیادہ سرعت کے ساتھ المامون کے عہد میں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن المامون نے ارسطو کو خواب میں دیکھا۔ ارسطو نے اس سے کہا کہ مذہبی قانون (قانونِ شریعت) اور عقلی علوم (قانونِ قدرت) میں کچھ اختلاف نہیں۔ اس کا خلیفہ پر بہت اثر ہوا۔ اور اس نے اپنی کوششوں کو اور تیز کر دیا۔ چنانچہ ۸۳۰ء میں اس نے بغداد میں ایک "بیت الحکمت" کی بنیاد رکھی جو آئندہ تمام علمی کوششوں کا مرکز بن گیا۔ وہاں نہ صرف عظیم الشان لائبریری قائم کی گئی۔ بلکہ رصدگاہ اور دار الترجمہ کا قیام بھی عمل میں آیا۔ المامون کے جانشینوں نے اس کام کو جاری رکھا اور لمبے عرصہ تک ترجمہ اور تحقیقات کا کام اس ادارہ میں ہوتا رہا۔ ترجمہ کا کام ایسے لوگوں کے سپرد کیا جاتا تھا جن کی قابلیت مسلم تھی اور جو اپنے علم و فضل کے لحاظ سے یگانہ روزگار ہوتے تھے۔ ان مترجمین میں سب سے زیادہ ممتاز حنین ابن اسحاق اس کا بیٹا اسحٰق۔ ثابت ابن قرۃ اور قسطہ ابن لوقا ہیں۔ ثابت ابن قرۃ مجوسی (ستارہ پرست) تھا۔ اس کے علاوہ باقی نسطوری عیسائی تھے۔ صرف حنین ابن اسحٰق نے قریباً سو یونانی کتب کا سریانی میں اور انا لیس کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اس کی ذاتی تصانیف جو بڑی کتب کی خلاصہ اور نچوڑ تھیں اس کے علاوہ تھیں۔ کہتے ہیں حنین ابتداءً موسیٰ ابن شاکر (ایک مسلمان رئیس) کا ملازم تھا۔ اور اس کو پانچ سو دینار (قریباً ۵ ہزار روپیہ) ماہانہ تنخواہ ملتی تھی۔ اس کے بعد خلیفہ المامون نے دار الترجمہ کا انتظام اسی کے سپرد کر دیا جب وہ کسی کتاب کا ترجمہ ختم کر لیتا تو کتاب کے وزن کے برابر سونا بطور انعام خلیفہ کی جانب سے دیا جاتا تھا۔ قریباً یہی حال دوسرے مترجمین کا تھا۔ خلفاء کے دربار میں ان کی بڑی قدر و منزلت ہوتی تھی۔ اور سرکاری خزانے سے ان کے لئے بڑے بڑے وظائف مقرر تھے۔ دار الترجمہ میں کم و بیش سو آدمی ترجمہ کے کام میں مصروف رہتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ ایسی کتب کی تصنیف بھی ہو رہی تھی جو ضخیم کتابوں کا ایک طرح کا نچوڑ اور خلاصہ ہوتی تھیں اور بطور درسی کتب کے کام دے سکتی تھیں۔ ایسی کتابوں کی تعداد بھی سینکڑوں تک پہنچی تھی۔ جن میں سے کئی کے ساتھ توضیحی نقشے اور اشکال بھی دی جاتی تھیں۔ بعض کتابیں سوال و جواب کی شکل میں بھی لکھی گئیں تا کہ مضمون آسانی سے سمجھ میں آ جائے۔

علمی مضامین کا زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ لیکن عربی زبان میں یونانی علوم اور ان کی اصطلاحات کو منتقل کرنے میں زیادہ دقت پیدا نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان میں ایک تو الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ دوسرے علمی زبان بننے کے لئے جس قدر صلاحیت عربی میں ہے اتنی صلاحیت کسی اور زبان میں نہیں۔ ان خوبیوں کے باوصف اگر کہیں مطالب کے ادا کرنے میں دقت محسوس ہوتی تھی اور موزوں الفاظ دستیاب نہ ہوتے تھے تو یونانی الفاظ کو ہی اپنا لیا جاتا تھا۔ چنانچہ فلسفہ۔ اسطرلاب۔ اکسیر وغیرہ الفاظ یونانی زبان سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔

انیسویں صدی کے اوائل تک سریانی تراجم کی تعداد زیادہ تھی۔ لیکن اس کے بعد رفتہ رفتہ عربی تراجم میں اضافہ ہوتا گیا اور صدی کے اختتام تک عربی تراجم کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ جہاں زبان کے لحاظ سے یہ تبدیلی ظہور میں آئی وہاں قدرتاً جندے شاپور کی عظمت میں بھی فرق آ گیا۔ بڑے بڑے علماء اور حکماء کھنچ کر بغداد میں جمع ہو گئے جو اسلامی حکومت کا پایۂ تخت اور علوم و فنون کا مرکز بن چکا تھا۔

یونانیوں کے علاوہ ایرانیوں اور ہندیوں کے علوم سے بھی مسلمانوں نے استفادہ کیا۔ ایران نے ادبی ذوق کی تسکین کے لئے مواد فراہم کیا۔ کلیلہ و دمنہ ان ابتدائی کتابوں میں سے ہے جو پہلوی زبان سے عربی میں ترجمہ کی گئی۔ بعد میں اصل کتاب تو ناپید ہو گئی اور عربی ترجمہ باقی رہ گیا۔ پھر عربی سے تقریباً چالیس اور زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے یہی حال اور بہت سی کتب کا ہے۔ شعر و شاعری اور انشاء پردازی پر ایرانیوں کا نمایاں اثر ہوا۔

اہل ہند سے مسلمانوں نے ہیئت اور علم ہندسہ سیکھا خلیفہ المنصور کے عہد میں پہلی مرتبہ ۷۷۱ء میں ایک ہندی سیاح بغداد پہنچا اور ہیئت پر ایک کتاب پیش کی۔ جس کا الفزاری نے ترجمہ کیا۔ اس طرح الفزاری اسلام میں سب سے پہلا ہیئت دان گزرا ہے۔ بعد ازاں مسلمانوں نے اس علم میں بہت ترقی کی۔ الخوارزمی نے ۸۵۰ء میں اپنی مشہور و معروف جدولیں ایرانی اور ہندی علم ہیئت کو سمو کر بہت کچھ اضافے سے پیش کیں اسی طرح خلیفہ ہارون رشید کے لائبریرین الفضل ابن نوبخت نے اس علم کی بعض اور کتب کے تراجم کئے۔

غرض ترجموں کا یہ دور ۷۵۰ء سے قریباً ۸۵۰ء یا ۹۰۰ء تک ممتد نظر آتا ہے۔ اس عرصہ میں مروجہ علوم پر جو جو کتابیں دستیاب ہو سکتی تھیں ان میں سے اکثر کو عربی کا جامہ پہنایا جا چکا تھا یونانیوں نے صدیوں میں جو کچھ پیدا کیا تھا مسلمانوں نے اسے بھی قلیل عرصہ میں بتمام و کمال حاصل کیا۔

قریباً ۸۵۰ء کے بعد سے مسلمانوں کا دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔ جبکہ وہ مروجہ علوم کو حاصل کر لینے کے بعد اپنے مخصوص ماحول اور ضروریات کے مطابق ان کو ترقی دینے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ پہلے وہ شاگرد تھے لیکن اب وہ دنیا کے استاد بن چکے تھے۔ اس شاگردی اور استادی کے دوروں میں کوئی حدِ فاصل تو قائم نہیں کی جا سکتی کیونکہ ترقی کا کام ترجموں کے ساتھ ساتھ شروع ہو چکا تھا۔ کئی ابتدائی دور کے مترجمین بعد میں اپنے تحقیقاتی کام کے باعث طبعزاد مصنفین کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک موٹا اندازہ یہ ہے کہ ۸۵۰ء تک مسلمان اس قابل ہو چکے تھے کہ خود نئی تحقیقاتیں کرتے اور نئے انکشافات دنیا کے سامنے پیش کرتے

ایک اور بات جو خاص طور پر ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے قبل لوگ عموماً چھوٹے چھوٹے رسالے لکھا کرتے تھے۔ اور علم متفرق اور منتشر طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ لیکن انہوں نے ان منتشر اجزاء کو یکجا کیا۔ ترتیب دی اور ضخیم جلدوں میں ان کو پیش کیا تا کہ علم کے سب حصے بحیثیت مجموعی نظر کے سامنے رہیں آجکل مغربی ممالک میں جو انسائیکلوپیڈیاؤں کا رواج پایا جاتا ہے یہ درحقیقت انہوں نے مسلمانوں سے ہی سیکھا ہے۔

علم طب

غالباً سب سے پہلے اور سب سے زیادہ جس علم کی طرف مسلمانوں نے توجہ کی وہ طب ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریوں کے باعث ابتداء میں مسلمانوں نے جراحی کی طرف کم توجہ کی لیکن جہاں تک نظری علم کا تعلق ہے انہوں نے دنیا کو بہت کچھ دیا۔ سب سے پہلے فارما کوپیا انہوں نے ہی تیار کی تھی۔ خلفاء بنو عباس کے زمانہ تک اس علم میں بہت ترقی ہو چکی تھی صحت عامہ کی نگہداشت حکومت کا فریضہ سمجھا جاتا تھا۔ دوا سازوں اور ڈاکٹروں کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا تھا اور حکومت کی طرف سے ان کو اسناد دی جاتی تھیں تا کہ پبلک دھوکہ بازوں کے دام تزویر میں نہ پھنس جائے۔ کہا جاتا ہے کہ صرف بغداد شہر میں ایک ہزار کے قریب ڈاکٹر پریکٹس کرتے تھے۔ جگہ جگہ سرکاری دواخانے قائم تھے۔ جن کو ایرانیوں کے اثرات کے تحت اس زمانہ میں بیمارستان کہا جاتا تھا۔ ان میں عورتوں اور مردوں کیلئے علیحدہ علیحدہ ڈسپنسریاں اور وارڈ مقرر تھے۔ وہاں نہ صرف بیماروں کا علاج معالجہ ہوتا تھا۔ بلکہ ہر بڑا دواخانہ ایک طرح کی طبی درسگاہ بھی ہوتا تھا۔ جہاں طلباء عملی تجربہ حاصل کرتے تھے۔ سرکاری دواخانوں کے علاوہ بعض لوگ مشہور طبیبوں کی صحبت میں رہ کر علم اور تجربہ حاصل کرتے تھے۔ سرکاری دواخانوں کے علاوہ بعض لوگ مشہور طبیبوں کی صحبت میں رہ کر علم اور تجربہ حاصل کرتے تھے۔ لیکن پریکٹس شروع کرنے سے قبل بہرحال ان کو سرکاری امتحان پاس کرنا پڑتا تھا۔ آجکل دیہات کی اصلاح کے سلسلہ میں سفری دواخانوں کا طریقہ رائج ہے۔ یہ بھی مسلمانوں سے لیا گیا ہے خلیفہ المقتدر کے زمانہ میں اس کا آغاز ہوا۔ اور اس کے لئے ایک باقاعدہ محکمہ قائم کیا گیا۔ جیل خانوں میں بھی قیدیوں کی صحت کی نگرانی کرنے کے لئے عملہ موجود رہتا تھا اور روزانہ ڈاکٹر معائنہ کیا کرتے تھے۔ غرض جس قسم کی طبی سہولتیں آجکل کی متمدن دنیا میں رائج ہیں کم و بیش وہ سب مسلمانوں کے عروج میں رائج تھیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان کا آغاز ہی مسلمانوں نے کیا تھا۔

علامہ رازی ۸۶۵ء تا ۹۲۵ء

علم طب میں جن لوگوں نے بہت نام پیدا کیا ان میں طبری۔ رازی۔ ابن عباس اور ابن سینا بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامہ رازی ۸۶۵ء تا ۹۲۵ء

علم طب میں جن لوگوں نے بہت نام پیدا کیا۔ ان میں طبری۔ رازی۔ ابن عباس اور ابن سینا بہت مشہور ہیں۔ لیکن رازی کا درجہ ان سب میں بلند ہے۔ مغربی ممالک میں یہ (Rhazes) کے نام سے معروف ہیں۔ ان کا نام اصل ابوبکر محمد ابن ذکریا الرازی تھا۔ ایران کے مشہور شہر رے کے رہنے والے تھے۔ آج کا طہران قریبًا اسی جگہ واقع ہے۔ جہاں قدیم زمانہ میں شہر رے آباد تھا۔ اسی مناسبت کے باعث وہ الرازی کے نام سے موسوم ہوئے۔ نہایت بلند خیال مفکر اور اعلیٰ درجہ کے مصنف تھے۔ انہیں کئی علوم پر عبور حاصل تھا۔ اپنے تبحر علمی کے باعث وہ ان عظیم المرتبت انسانوں میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ جو دنیا میں کبھی کبھا پیدا ہوتے ہیں۔ اوائل عمری سے ان کو دینیات فلسفہ۔ موسیقی۔ ادب۔ کیمیا۔ اور طب سے دلچسپی تھی۔ تیس برس کی عمر میں انہیں بغداد جانے کا اتفاق ہوا۔ جو اس زمانہ میں علوم و فنون کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ وہاں جاکر ان کو طب کی طرف خاص رغبت پیدا ہوگئی۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد انہوں نے اس علم کی طرف خاص توجہ کی۔ اور اس میں کافی دسترس حاصل کی۔ طب کے علاوہ انہوں نے دینیات۔ کیمیا۔ ریاضی۔ ہیئت۔ فلسفہ۔ منطق سب کا گہرا مطالعہ کیا۔ اور تقریبًا ہر علم پر کتابیں لکھیں صاحب فہرست نے ان کی تصانیف کی تعداد ۱۴۰ بتلائی ہے۔ بعض محققین نے ۲۰۰ بتلائی ہے۔ جن میں سے نصف کے قریب طب پر ہیں۔ ابتداءً میں انہوں نے علیحدہ علیحدہ امراض پر قلم اٹھایا ہے۔ مثلاً کہیں مثانہ اور گردہ میں پتھری پر بحث کی۔ اور کہیں چیچک و خسرہ پر۔ ان چھوٹے رسالوں میں الجدری والحصبۃ سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اور مسلمانوں کی طبی تصانیف میں اسے بلحاظ ایک بیش بہا موتی سمجھا جاتا ہے۔ یہ رسالہ چیچک سے متعلق ہے۔ امام رازی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس بیماری پر قلم اٹھایا ہے۔ اور اس مرض کے اسباب۔ علامات اور علاج کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کتاب کا سب سے پہلے لاطینی میں اور اس کے بعد انگریزی کئی دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ اس کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ۱۴۹۸ء سے ۱۸۶۶ء تک قریبًا ۴۰ مرتبہ شائع ہوئی۔ اس تصنیف نے رازی کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے اور ثابت کر دیا کہ وہ قرون وسطیٰ کا سب سے بڑا مفکر اور Clinician تھا۔

یوں تو رازی کی ہر تصنیف معیاری حیثیت کی ہے۔ لیکن طب پر اس کی سب سے زیادہ مشہور کتاب "الحاوی" ہے جو واقعی ہر قسم کی طبی معلومات پر حاوی اور اس علم کی سب سے پہلی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ کتاب بیس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے دس تو بالکل نایاب ہیں۔ اور باقی دس بھی متفرق طور پر مختلف کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں۔ طبی معلومات پر اتنی بڑی کتاب آج تک شاید ہی کسی نے لکھی ہو۔ اس میں ہر بیماری کا علیحدہ علیحدہ بیان ہے۔ اور ہر مرض سے متعلق ابتداءً یونانی۔ سریانی۔ فارسی ہندی اور عربی مصنفین کے نام اور اُن کی آراء درج ہیں۔ اور آخر میں مصنف نے اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات کا ذکر کیا ہے۔

یہ نادر تالیف سینکڑوں سال تک بطور سند کے استعمال ہوتی رہی۔ اور کئی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔ ایسے زمانہ میں جب کہ طباعت کا فن اپنے ابتدائی مراحل میں سے گذر رہا تھا۔ اور اشاعت کی وہ سہولتیں نہ تھیں جو آج موجود ہیں۔ یہ کتاب متعدد بار شائع ہوئی۔ اور خلق خدا کو فائدہ پہنچاتی رہی۔ تاریخ دان اس امر پر متفق ہیں۔ کہ ابھی یہ مکمل نہیں ہوئی تھی۔ کہ مصنف نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور اس دار فانی سے رخصت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ الرازی جیسے یگانہ روزگار فرد نہ صرف اپنے زمانہ اور اپنی ملت کے لئے بلکہ ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے باعث صد افتخار ہیں۔ اور اس امر کے مستحق ہیں۔ کہ اُن کے نام کو اجاگر کیا جائے۔ اور ہمیشہ یاد رکھا جائے۔

(منقول از رسالہ المنار)

بزم درویشان قادیان کی طرف سے ایک رسالہ کی اشاعت

احباب کو اس اطلاع سے خوشی ہوگی کہ بزم درویشاں قادیان نے ایک رسالہ بحجم اٹھائیس صفحات عام تقطیع پر شائع کیا ہے۔ جس میں درویشان قادیان اور مقدس مرکز احمدیت کے حالات منظوم اور منثور تحریر کئے ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدۃ النساء ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے اور دوسرے بزرگوں کے ارشادات بھی درج کئے ہیں۔ یہ رسالہ مرکز احمدیت کی یاد تازہ کرنے اور موجودہ حالات کے متعلق ایک مختصر خاکہ بیرونی احباب کے سامنے رکھنے میں ممد اور معاون بنے گا۔ انشاء اللہ۔

قیمت باوجود دیدہ زیب ہونے کے معمولی یعنی موازی چھ آنہ فی کاپی ہے۔ شائقین حضرات ماسٹر محمد شفیع صاحب نو مسلم کی دوکان اسلم اینڈ سنز ربوہ یا بزم درویشان قادیان سے طلب فرمائیں۔ (مبارک علی واقف زندگی صدر بزم)

مقروض ہونے کے باوجود تحریک جدید میں حصہ لینے کی قابل تقلید مثال

ایک دوست جو تحریک ستمبر میں ۶½ فی صدی شروع تحریک ستمبر سے دے رہے ہیں۔ اپنے سترھویں سال کا وعدہ ۳۵/ اور دفتر دوم میں اپنی اہلیہ صاحبہ اور مرحومہ والدہ صاحبہ و پھوپھی صاحبہ کی طرف سے ۵/ کا وعدہ پیش کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں

اس سال تحریک جدید کے وعدے حضور میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ حضور قبول فرمائیں۔ حضور وقت گناہ میں ہی بسر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ ہے کہ انجام بخیر ہو

حضور کی تحریک پر میں تحریک ستمبر میں ابتداء میں ہی شامل ہو گیا تھا۔ اور اب تک رقم کٹوا رہا ہوں۔ لیکن میری بدقسمتی ہے کہ تحریک جدید کو اس رقم میں سے ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ اور تعجب ہے کہ میرا ازدیاد وصیت بھی دفتر وصیت میں وصول نہیں ہوا۔

اب میرا ارادہ ہے۔ کہ یہ روپیہ خود جمع کراؤں۔ تاکہ خود روپیہ جمع کرانے سے روپیہ مناسب مد میں تو جمع ہو سکے گا۔ اگرچہ رقم اتنی ہی رہے گی۔ حضور خاکسار اپنی اہلیہ کی بیماری شدید اور بچوں کی علالت کی سبب ایک سال میں سات سو روپیہ کا مقروض ہو گیا ہے۔ بظاہر اس قرض کے ادا کرنے کا کوئی سامان نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی بھروسہ ہے۔ کہ وہ اس قرض سے نجات عطا فرمائیگا۔ حضور دعا فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵۰/ کا وعدہ قبول فرماتے ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ اور تحریک ستمبر میں سے چندہ تحریک جدید کے نہ ملنے کے بارے میں فرمایا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ سابق چندہ کے متعلق بھی درخواست میرے پاس الگ کریں۔ میں تحقیقات کروں گا۔"

جو احباب تحریک ستمبر میں چندہ دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں ہوا ہے۔ ایسے تمام دوست اپنا حساب بنا کر کہ فلاں ماہ و سن سے لیکر فلاں ماہ و فلاں سن تک اسقدر روپیہ تحریک ستمبر میں دیا ہے اور کہ اس میں اسقدر چندہ تحریک جدید کا شامل ہے۔ اور اس قدر روپیہ چندوں کا ہے۔ ان کا تحریک ستمبر کا ایسا حساب ملنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے جہاں وہ روپیہ پڑا ہے وہاں سے لیکر اُن کے تحریک جدید کے وعدوں میں داخل کیا جائے گا۔ آئندہ کیلئے تحریک ستمبر دینے والے دوست اپنا تحریک جدید کا چندہ براہ راست ارسال فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منظوری فرما دی ہے (وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ پر ہماری تمام ادویات مقررہ نرخ پر ربوہ سے دستیاب ہو سکیں گی حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز قاعدہ یسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہو چکا ہے افسوس ہے کہ بعض بددیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر نہیں۔ اگر کوئی ایجنٹ مقرر ہوا تو اس کا ہم اعلان کریں گے۔ سردست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں (ھدیہ چھوٹا قاعدہ ۱۲/ بڑا قاعدہ مکمل ۱/ عربی پارہ ۱۳/ قرآن مجید مجلد سادہ ۷ روپے قرآن مجید غیر مجلد ۸/۵/۰ روپے) زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کروائیں۔

منیجر دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ

وفات

ماسٹر نذیر حسین خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۹ر دسمبر کو بوقت ۱۱ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

درخواست دعا

میں آجکل ایک دفتری پریشانی میں مبتلا ہوں نیز میرا بھائی عزیز محمد عالم بھی محکمانہ مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب درد دل سے میری اور میرے بھائی کی پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں

سلطان محمد جی پی او لاہور

اعلان تعطیل

عید میلاد النبیؐ کی بابرکت تقریب کی وجہ سے کل "الفضل" کے تمام دفاتر بند رہیں گے اس لئے ۲۳ر دسمبر کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ ۲۴ر دسمبر کی صبح کو الفضل شائع ہوگا (مینجر)

افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرض کا مطالبہ کرنیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان!

جن احباب کے مطالبات براہ راست زیر سماعت نہیں۔ اُن کو دفتر ہذا کی طرف سے لکھا جا رہا ہے۔ مگر ممکن ہے کہ بعض دوستوں کو ایسی چٹھی وقت پر نہ مل سکے۔ اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ایسے احباب ایام جلسہ سالانہ میں اپنے مطالبات کی تائیدات میں اصل دستاویزات (رسیدات وغیرہ) دفتر ہذا میں پیش کریں۔ نقول کی تصدیق کر کے اصل واپس دے دی جائیں گی۔ نوٹ:۔ اوقات جلسہ کے علاوہ دفتر کھلا رہے گا۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بلوچستان کول ایجنسیز

اپنے کارخانوں اور ایجنٹوں کے لئے حسب منشاء کوئلہ حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

نوٹ: جلسہ کے دنوں میں احباب ہمیں ربوہ میں ملیں:۔

ہیڈ آفس پوسٹ بکس نمبر ۳۰ کوئٹہ

برانچ آفس:۔ رتن باغ ریزیڈنٹ بلڈنگ لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اپنی ملکی صنعت کو ترقی دیں

ہر قسم کے ہتھیار ہم سے خریدیں۔ اعلیٰ درجہ کی اکنالی اور دونالی گھوڑے والی اور ہیمبرلیس بندوقیں ہمارے کارخانہ میں تیار ہوتی ہیں۔ نیز ہر قسم کی مرمت حسب منشاء کی جاتی ہے۔

سیل منیجر پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی

نمبر (۲) میکلوڈ روڈ۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دادا کا ترکہ اور یتیم پوتا

علم وراثت کا یہ ایک نہایت اہم سوال ہے۔ اس سوال کو نہایت دلچسپ اور عام فہم پیرایہ میں حل کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کا نام ہے۔

"دادا کا ترکہ اور یتیم پوتا"

آپ یہ رسالہ ضرور پڑھیں۔ انارکلی لاہور کے کتب فروشوں سے یہ رسالہ مل سکتا ہے۔

مجلس تالیف و ترجمہ ۴ سادات سٹریٹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

کاریگروں کی ضرورت ہے

جو پتھروں کی چنائی کا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ جلسہ پر اپنے ساتھ اپنے سند یافتہ والے ساتھ لے آویں یہ شرط ہے کہ پتھر لگانا اچھی طرح جانتے ہوں اور پتھر کے کاریگر ہوں۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوٹھیوں پر پتھر لگانا ہے۔ اس لئے اشد ضرورت ہے۔ جو کاریگر آویں۔ وہ میاں نور احمد چغتائی خادم تعمیر کوٹھیاں حضرت اقدس کو ملیں۔

میاں نور احمد چغتائی مکان ۳۱/۴ بلاک الف ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

جلسہ سالانہ کیلئے

احباب بہترین چائے۔ عمدہ کیک۔ پیسٹری انڈے و دیگر اشیاء خوردنی کے لئے اپنے دیرینہ خادم فیاض ٹی شال کو یاد رکھیں۔ نیز پانی وغیرہ کا بھی انتظام

فیاض محمد خان کرمانی مالک فیاض ٹی سٹال ربوہ

خوشخبری

ہمارے کارخانہ کا تیار کردہ زمینداری سامان ہر بھار وغیرہ استعمال کر کے خود فائدہ اُٹھائیں۔ اور ملک کی پیداوار کو بڑھائیں۔

مالک عنایت الرحمٰن احمدی زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو اللہ یار سندھ

طاقت کی گولی

ناطاقتی۔ پٹھوں کی کمزوری دور کر کے شاہ زور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ پانچ روپے

حب فولادی

اعصابی دردوں کے لئے بہترین تحفہ!

شیشی ساٹھ گولی تین روپے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بینظیر تحفہ

قیمت فی تولہ دو روپے

سرمہ نور رجسٹرڈ

و دیگر ادویات جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ سے بھی مل سکیں گی۔

(مینجر)

حب افسنتین

معدہ و جگر کی پرانی کمزوری جس کی وجہ سے نسیان بھی ہو جاتا ہے۔ دائمی قبض۔ نفخ تبخیر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے خوراک ایک ماہ پانچ روپے

حب مروارید

ضعف دل۔ کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری دور کر کے خون کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ قیمت ساٹھ گولی۔ پانچ روپے

اکسیر بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ ان کے استعمال سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس پانچ روپے

ادویات ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

زدجام عشق۔ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے۔ دواخانہ نور الدینؓ جوہامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات

گذشتہ سال اختتام جلسہ سالانہ پر کارکنات کو رخصت کرتے وقت جو جلسہ ناظم جلسہ سالانہ کی طرف سے منعقد ہوا تھا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی گئی تھی کہ کارکنات کو دعا کے ساتھ رخصت فرمائیں۔

اس وقت حضور نے کارکنات کو جو نصائح فرمائیں۔ ان میں یہ بھی فرمایا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ مہمانوں نے بھی اس دفعہ کام میں حصہ لیا ہے۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کو چاہیئے کہ وہ ضرور کام میں حصہ لیں۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ جب ثواب کا موقعہ ملے اسے ضائع نہ کیا جائے۔ صحابہؓ ہمیشہ ثواب کے موقعہ کے شائق رہتے تھے۔ آئندہ تم بھی آپس میں کام کرنے میں ایک دوسری پہ سبقت لے جانے کی کوشش میں رہو۔ اور میرے پاس رپورٹ آئے کہ سب میزبان ہیں مہمان کوئی نہیں یعنی مہمان اپنے آپ کو مہمان سمجھ کر میزبانوں سے کام نہیں لے رہے بلکہ وہ خود بھی میزبانوں کی طرح دوسروں کی خدمت اور کام کر رہے ہیں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اس سال جلسہ سالانہ پر آنے والی بہت سی مستورات نے اپنے نام کام کرنے کے لئے لکھ کر بھجوائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ جن بہنوں نے اب تک نام نہیں بھجوائے۔ انہیں چاہیئے کہ اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور حضور کے ارشاد کو پورا کرنے والی بنیں۔ چونکہ وقت تنگ ہے اس لئے جو بہنیں اپنے نام ڈاک کے ذریعہ نہ بھجوا سکیں۔ وہ ربوہ پہنچ کر دفتر لجنہ اماء اللہ میں اپنے نام درج کرا کر اپنی ڈیوٹی کا پتہ کر لیں۔

ناظمہ جلسہ سالانہ مستورات ربوہ

انصار اللہ ربوہ کا ماہوار جلسہ

بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۰ء بعد نماز عصر بوقت ۴ بجے شام بصدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قائد تعلیم و تربیت انصار اللہ ربوہ کا مسجد محلہ بلاک الف میں جلسہ ہوا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ مولوی قمر الدین صاحب نائب قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ انصار اللہ۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال مرکزیہ انصار اللہ۔ اور مولوی ابوالعطاء صاحب قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ کی نہایت ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔ آخر میں جناب صاحب صدر نے رقت بھرے الفاظ میں انصار کو گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی اور انہیں اپنا عملی نمونہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بعد دعا پونے چھ بجے شام جلسہ برخاست ہوا۔ اور نماز مغرب حاضرین جلسہ نے اس مسجد میں ادا کی۔

نائب قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

پروگرام جلسہ سالانہ کے تعلق میں اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۰ء میں جو پروگرام جلسہ سالانہ کا شائع ہوا ہے۔ اس میں پہلے دن کے پہلے اجلاس میں مضمون بعنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ عدیم المثال ہے" کے بالمقابل لکھا گیا تھا کہ مقرر کا نام زیر غور ہے۔ اب اعلان کیا جاتا ہے کہ اس عنوان پر مکرم صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ تقریر کریں گے۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

جلسہ سالانہ پر ریزگاری کی دقت

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ ربوہ میں ریزگاری (ٹکسال) کی سخت قلت ہے اس لئے دوست اپنی اپنی جگہ سے جس قدر بھی زیادہ مقدار میں ریزگاری کا انتظام کر کے لا سکیں جلسہ سالانہ پر ہمراہ لائیں۔ ورنہ بہت مشکل ہوگی۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وزیر آباد جنکشن اور ارد گرد کی جماعتیں توجہ کریں

وزیر آباد سے سیدھے ربوہ جانے کیلئے (بغیر تبدیل) احباب کی سہولت کی خاطر ... کیلئے کوشش کی جا رہی ہے جو ۲۵ کو وزیر آباد سے چلکر براستہ ... پہنچے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ جلسہ پر احباب ... کے اوقات آمد و رفت سے بھی اطلاع دیدی جائے۔ اس سلسلہ میں جناب جی۔ ایم۔ اختر صاحب کی مہربانیوں کا بہت بہت شکریہ دوست خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ وزیر آباد

روزنامچہ مبلغین یا ڈائری ۱۹۵۰ء

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس سال ۱۷×۲۷/۱۶ سائز عمدہ سفید کاغذ پر اردو ٹائپ میں روزنامچہ مبلغین کے نام سے ایک ڈائری شائع کی جا رہی ہے۔ اس کے ابتدائی صفحات میں ڈاک و تار کے متعلق جملہ معلومات مثلاً کارڈ لفافہ۔ رجسٹری۔ پارسل۔ بک پیکٹ۔ منی آرڈر۔ تار بیمہ۔ غیر ممالک کے لئے شرح محصول وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ عیسوی سال کے ساتھ سن ہجری۔ سن ہجری شمسی و دیسی مہینے اور روزانہ طلوع و غروب آفتاب کا وقت رمضان میں سحری و افطاری کے اوقات کا نقشہ یومیہ تنخواہ و کرایہ مکان معلوم کرنے کا گوشوارہ۔ شرح ہائے مبادلہ وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات درج کی گئی ہیں۔ "ہدایات زریں" کے عنوان کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے پیش نظر کچھ ضروری ہدایات درج ہیں تا احباب۔ مخصوصاً مبلغین ان کو پڑھیں یاد رکھیں اور ان پر عمل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مشہور واقعات سنہ وار بھی درج کئے گئے ہیں۔

ان ابتدائی صفحات کے بعد اصل ڈائری شروع ہوتی ہے۔ ہر صفحہ پر قرآن کریم کی ایک آیت یا آیت کا ایک حصہ۔ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احادیث نبوی درج ہیں۔ تاکہ احباب ان کو یاد رکھیں۔ اپنے بچوں کو یاد کرائیں۔ ان پر خود عمل کریں اور دوسروں سے عمل کروائیں۔ مبلغین کی رہنمائی کے لئے اور بھی مفید معلومات درج ہیں۔ دنوں کے ساتھ عربی نام بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ فی الحال نظارت کی اپنی ضرورت اور اندازہ کے مطابق اس ڈائری کی پانچ صد کاپی چھپوانے کا ارادہ ہے۔ لیکن اگر دیگر احباب کی طرف سے اطلاع آجائے کہ وہ بھی خریدیں گے تو پھر اس تعداد کو بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خدام الاحمدیہ توجہ کریں

۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک چندہ ماہانہ مجلس خدام الاحمدیہ کا تدریجی بجٹ صرف مندرجہ ذیل مجالس نے پورا کیا ہے باقی تمام مجالس کے ذمہ بقایا ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی بیشتر مجالس کی طرف سے قابل ادا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ذمہ بقایا رہنا مناسب نہیں۔ مجلس مرکزیہ کو آجکل روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کے ذریعہ مجالس اپنے بقایا جات بھجوا دیں اور آئندہ ہر ماہ بروقت رقوم بھجواتے رہیں۔

(۱) چک ۲۹۷ ج ب لائلپور (۲) حلقہ جامعۃ المبشرین ربوہ (۳) چکوال (۴) پنڈ دادنخاں (۵) کالا کمپ ضلع جہلم (۶) روہڑی (۷) ڈوگ روڈ (۸) ڈگری سندھ (۹) میرپور خاص (۱۰) بنوں (۱۱) پاڑہ چنار صوبہ سرحد (۱۲) چک ۹۹ شمالی (۱۳) خوشاب (۱۴) سیالکوٹ چھاؤنی (۱۵) بدوملہی (۱۶) ڈسکہ کوٹ (۱۷) چھور چک ۱۱۷ (۱۸) بھمبلہ ضلع گجرات (۱۹) قصور (۲۰) چک ۱۲۱ گوکھووال (۲۱) چک ۲۲۳ ج ب کلیانپور (۲۲) چک ۸۹ ج ب رتن (۲۳) چک ۴۴ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور (۲۴) ٹوبہ ٹیک سنگھ (۲۵) تاندلیانوالہ (۲۶) ملتان (۲۷) خانیوال (۲۸) بوریوالی (۲۹) دیپالپور (۳۰) نیروبی افریقہ (۳۱) چک ۵۵۹ لائلپور (۳۲) چک نمبرہ (۳۳) حلقہ دارالربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت
حقیقۃ الوحی جلسہ سالانہ پر ملیگی

نظارت تالیف و تصنیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طباعت شروع کر دی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کی سب کتب یکے بعد دیگرے چھپتی جائیں گی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ پر آپکو حقیقۃ الوحی اور کشتی نوح اور تجلیات الٰہیہ اور ایک غلطی کا ازالہ بکڈپو سے مل سکیں گی۔ حقیقۃ الوحی ایک نہایت بلند پایہ کتاب ہے۔ جسکا حجم قریباً آٹھ سو صفحات ہے۔ اس میں وحی کی حقیقت اور اسلام کی صداقت نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کی گئی ہے اور تین سو کے قریب حضرت مسیح موعود نے وہ نشانات درج کئے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے آپ کی صداقت کے نشان کے لئے ظاہر کئے۔

چوہدری فضل احمد صاحب
ہیڈ ماسٹر ... ہائی سکول
... (ضلع میانوالی)
۲۵۰۹